مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا تبلیغی اصلاحی ترجمان

دعوۃ الحق



فرمایا......... ہمارے نزدیک اصلاح کی ترتیب یوں ہے کہ (کلمۂ طیبہ کے ذریعہ ایمانی معاہدہ کی تجدید کے بعد) سب سے پہلے نمازوں کی درستی اور تکمیل کی فکر کی جائے، نماز کی برکات باقی پوری زندگی کو سدھاریں گی- نماز کی درستی ہی ساری زندگی کے سدھار کا سرچشمہ ہے اور نماز ہی کے صلاح اور کمال سے باقی زندگی پر صلاحیت اور کمال کا فیضان ہوتا ہے-

(حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

مقامی مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ

دربار رسالت سے تعزیتی مکتوب

اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذؓ کے صاحبزادے کی وفات پر جو تعزیتی مکتوب روانہ فرمایا اس کا بھی ذکر کردیا جاوے کہ اس میں اسی مضمون کو تشریح وتفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ تو گویا کلام نبوت کی تشریح خود کلام نبوت سے ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ کی جانب سے معاذؓ کی طرف۔ تم خوش رہو، میں تمھارے سامنے اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

امّا بعد:۔ اللہ تعالیٰ تمھیں اجر عظیم اور صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں تمھیں اپنے شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ اس لئے کہ ہماری جانیں اور ہمارا مال اور ہماری بیویاں اور ہماری اولاد اللہ عزّ وجل کی مبارک اور عمدہ بخشش ہیں، اور عاریت رکھی ہوئی چیزیں ہیں جن سے ایک مدت معینہ تک فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اور وہ ایک مقررہ وقت پر انھیں اٹھالیتا ہے۔ پھر جب وہ عطا کرے تو ہم پر اس کا شکر فرض ہے اور جب آزمائش میں ڈالے تو صبر فرض ہے تمھارا لڑکا اللہ کی عمدہ بخشش اور اس کی امانت تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کے لئے قابلِ رشک اور تمھارے لئے قابلِ مسرت بنا کر تمھیں اس سے بہرور کیا (جب اس نے چاہا) تمھارے پاس سے زیادہ اجر وثواب اور رحمت وہدایت کے بدلہ اسے اٹھالیا۔ اگر تم ثواب چاہتے ہو صبر کرو، کہیں تمھارا جزع فزع کرنا تمھارا ثواب نہ کھودے، پھر پشیمان ہو، اور یہ بات جان لو کہ بے صبری سے نہ تو کوئی چیز لوٹ کر آتی ہے اور نہ غم دور ہوتا اور جو کچھ پیش آئے اس کو ٹھیک تقدیر الٰہی کا فیصلہ سمجھو۔ تو ایسے موقع پر صبر وضبط سے کام لینا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی رہنا چاہئے۔

مقامی مجلسِ دعوۃ الحق کا تبلیغی اصلاحی ترجمان

شمارہ (۲)

جون

۲۰۰۵ء

دعوۃ الحق

جلد (۱)

جمادی الاولیٰ

۱۴۲۶ھ

پسند فرمودہ

محی السنۃ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرارالحق صاحب ہردوئی قدس اللہ سرہٗ

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد اسعد صاحب مدظلہم

ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

ترتیب و تقدیم

علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

ناشر

مقامی مجلسِ دعوۃ الحق، پرنام بٹ۔ ٹملناڈو

فون: 04171 231292

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آئیے اپنی سدھار کی فکر کریں

دینی کتب ورسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

عرضِ حال

(علماء مجلس)

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شدہ بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربك ذو الجلال والاکرام

ذات وحدہ' لاشریک لہ کے سوا نہ کسی کو بقاودوام ہے نہ اسکا تصور ہی کیا جاسکتا ہے اسی حقیقت کے پیش نظر خدا کے منکرین بھی فنا کا انکار نہیں کر سکے۔

حکیمِ علم نبوت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کیا حکیمانہ جملہ ارشاد فرمایا " لِدُوْ الموت وابنو اللخراب " اولاد مرنے کیلئے پیدا کرو اور عمارتیں ویرانی کیلئے بناؤ۔

روز ازل سے آج تک کائنات کا ذرہ ذرہ اسی فنا کا شاہد عدل ہے کہ بقاودوام ثبات وثبوت اگر ہے تو صرف خالق جل مجدہ کے سزاوار ہے۔

لیکن اس عالم رنگ وبو میں برابر کچھ ایسے نفوس پیدا ہوتے رہے جنہوں نے صرف اپنے مالک وخالق کی معرفت ومحبت کا جام پیا اور اپنی ساری زندگی اسی کے نام اور کام کی نذر کردی تن، من، دھن لگادیا سوائے اللہ کے اسم اور ذات کے انہوں نے نہ اور کچھ جانا اور پہچانا نہ جاننا چاہا ان کا جینا مرنا سب اللہ ہی کیلئے ہوا جس کے صلہ میں اللہ پاک نے ان کو دائمی حیات بخشی۔ یہ وہ عباد الرحمٰن ہیں جن کے جسم خاکی فنا کا شکار ہونے کے باوجود ان کی محبت، عظمت، اتباع، سے ایک عالم کے قلوب مست وسرشار رہتے ہیں۔

موجودہ دور میں بزم اشرف کی آخری شمع میکدۂ تھانوی کا آخری جام قلب حکیم امت کی آخری تڑپ احیائے سنت کی آہنی دیوار محی السنۃ حضرت عارف باللہ شیخ المشائخ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب قدس اللہ سرہ کا سانحہ اگر ایک طرف داعیانِ حق ومجاھدین احیائے سنت کی جماعتوں میں ماتم کی صفیں بچھا دینے والا ہے دل مرجھا دینے والا ہے تو دوسری طرف حضرت

اقدس کی پیہم جد وجہد مسلسل سعی ومحنت مواعظ وارشادات کی مضبوط کڑیاں ہم سب کے دلوں کی ڈھارس بھی ہیں کہ حضرت محی السنۃ کا کام ختم نہیں ہوا آپ کی تڑپ وجد وجہد فنا نہیں ہوئی آج بھی تصحیح اذان اقامت کی آواز گونج رہی ہے نمازوں کی مسنون مشقیں جاری ہیں اصلاح نفس ودعوۃ حق کی جد وجہد کہاں ختم ہوئی لہذا کون کہے گا کہ محی السنۃ نہیں رہے؟ کس کو یقین ہوگا کہ آپ کی ادائیں ختم ہوگئیں نہیں ہرگز نہیں اللہ کے جام عشق ومحبت کے سرشار کبھی ختم نہیں ہوتے۔رہتی دنیا تک ان کا کام زندہ تو نام بھی زندہ۔فرحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ واسکنہ فی اعلیٰ الجنات وافرغ علینا صبراً جمیلا وافاض علینا من برکاۃ نسبتہ الطاھرہ۔

تقویٰ برکت کا ذریعہ ھے

مُراد: اپنے آپ کو ہر گناہ سے بچانا۔

دلیل: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب). (سورۃ الطلاق)

ترجمہ: ”جوکوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، وہ اس کے لئے (ہر مشکل سے) نکلنے کی راہ بتادیتا ہے، اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے، جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا ہے“

درس قرآن

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہ

رزق حلال عمل صالح کا سبب ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاانی بما تعملون علیم ۔

ترجمہ: اے انبیاء گروہ حلال اور پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، میں تمہارے اعمال کی حقیقت سے واقف ہوں۔

اس آیت میں حلال کھانے کے ساتھ عمل صالح کا حکم فرما کر اشارہ کیا ہے کہ اعمال صالحہ کا صدور جب ہی ہوسکتا ہے جبکہ انسان کا کھانا پینا حلال ہو،

اور آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں یہ بھی واضح فرمادیا کہ اس آیت میں اگرچہ خطاب انبیاء علیہم السلام کو ہے مگر یہ حکم کچھ انھیں کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ سب مسلمان اسکے مامور ہیں، اس حدیث کے آخر میں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ حرام مال کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی بہت سے آدمی عبادت وغیرہ میں مشقت اٹھاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ دعا کے لئے پھیلاتے ہیں، اور یارب یارب پکارتے ہیں، مگر کھانا ان کا حرام، پینا ان کا حرام، لباس ان کا حرام ہے تو ان کی یہ دعا کہاں قبول ہوسکتی ہے، رسول کریم ﷺ کی تعلیمات کا ایک بہت بڑا حصہ اسی کام کیلئے وقف رہا ہے کہ امت کو حرام سے بچاۓ اور حلال کے استعمال کرنے کی ہدایتیں دیں،

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حلال کھایا اور سنت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کی ایذاؤں سے محفوظ رہے وہ جنت میں جائیگا، صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ آج کل تو یہ حالات آپکی امت میں عام ہیں، بیشتر مسلمان اُن کے پابند ہیں آپؐ فرمایا ہاں! آئندہ بھی ہر زمانے میں ایسے لوگ رہیں گے جو ان احکام کے پابند ہوں گے۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے فرمایا کہ چار خصلتیں ایسی ہیں جب وہ تمہارے اندر موجود ہوں تو پھر دنیا میں کچھ بھی حاصل نہ ہو تو تمہارے لئے کافی ہیں، وہ چار خصلتیں یہ ہیں۔ ۱) امانت کی حفاظت ۲) سچ بولنا، ۳) حسن خلق، ۴) کھانے میں حلال کا اہتمام۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ میرے لئے یہ دعا فرمادیجئے کہ میں مقبول الدعاء ہو جاؤں، جو دعا کیا کروں قبول ہوا کرے، آپؐ نے فرمایا اے سعد اپنا کھانا حلال اور پاک بنالو، مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے، اور قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضے میں محمد کی جان ہے بندہ جب اپنے پیٹ میں حرام لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس روز تک اسکا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور جس شخص کا گوشت حرام مال سے بنا ہوا اس گوشت کے لئے تو جہنم کی آگ ہی لائق ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک اس کا قلب اور زبان مسلم نہ ہو جائیں، اور جب تک اسکے پڑوسی اسکی ایذاؤں سے محفوظ نہ ہو جائے اور جب کوئی بندہ مال حرام کھاتا ہے پھر اسکو صدقہ کرتا ہے تو وہ قبول نہیں ہوتا اور اگر اس میں سے خرچ کرتا ہے تو برکت نہیں ہوتی اور اگر اسکو اپنے وارثوں کیلئے چھوڑ جاتا ہے تو وہ جہنم کی طرف جانے کیلئے اس کا توشہ ہوتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ بری چیز سے برے عمل کو نہیں دھوتے، ہاں اچھے عمل سے برے عمل کو دھوتے ہیں۔

اور حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ماتزال قدما عبد یوم القیمة حتی یسأل عن اربع عن عمره فی ما افناه وعن شبابه فی ما ابلاه وعن ماله این اکتسبه

''قیامت کے روز محشر میں کوئی بندہ اپنی جگہ سے سرک نہ سکے گا، جب تک اس سے چار سوالوں کا جواب نہ لیا جائے ایک یہ کہ اس نے اپنی عمر کو کس کام میں فنا کی، دوسرے یہ کہ اپنی جوانی کس شغل میں برباد

کی، تیسرے یہ کہ اپنا مال کہاں سے کمایا، اور کہاں خرچ کیا، اور چوتھی یہ کہ اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا،، وفی ما انفقه وعن علمه ماذا عمل فيه (البيهقي، ترغيب)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا، اس میں فرمایا کہ اے جماعتِ مہاجرین! پانچ خصلتیں ہیں جن کے متعلق میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ تمہارے اندر پیدا ہو جائیں، ایک یہ کہ جب کسی قوم میں بے حیائی پھیلتی ہے تو ان پر طاعون اور وبائیں اور ایسے نئے نئے امراض مسلط کر دئے جاتے ہیں جو ان کے آباء واجداد نے سنے بھی نہ تھے اور دوسرے یہ کہ جب کسی قوم میں ناپ تول کے اندر کمی کرنے کا مرض پیدا ہو جائے تو ان پر قحط اور گرانی اور مشقت ومحنت اور حکام کے مظالم مسلط کر دئے جاتے ہیں اور تیسرے یہ کہ کوئی قوم زکوٰۃ ادا نہ کریں تو بارش بند کر دی جاتی ہے اور چوتھے یہ کہ جب کوئی قوم اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے عہد کو توڑ ڈالے تو اللہ تعالیٰ ان پر اجنبی دشمن مسلط فرما دیتے ہیں جو ان کے مال بغیر کسی حق کے چھین لیتا ہیں اور پانچویں یہ کہ جب کسی قوم کے اربابِ اقتدار کتاب اللہ کے قانون پر فیصلہ نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام ان کے دل کو نہ لگیں تو اللہ تعالیٰ ان کے آپس میں منافرت اور لڑائی جھگڑے ڈال دیتے ہیں۔

(یہ روایت ابن ماجہ اور بیہقی وغیرہ نے نقل کی ہے۔ اور حاکم نے اس کو صحیح علیٰ شرط مسلم فرمایا ہے)

اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو ان سے محفوظ رہنے کی توفیق کامل عطا فرمائیں

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔ (معارف القرآن جلد اول)

ضروری اطلاع

حضرت محی السنۃ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب قدس سرھم کی حیات وخدمات جلیلہ کے سلسلہ میں حضرات اہل قلم مضامین ارسال کرسکتے ہیں، انشاء اللہ شریک اشاعت کئے جائیں گے۔ (ادارہ)

درسِ حدیث

قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت
مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہٗ

عیب مسلم کی پردہ پوشی

عن ابی هریرة ﷺ مرفوعاً من ستر علیٰ مسلم ستره اللّه فی الدنیاوالاخرة واللّه فی عون العبدما کان العبد فی عون اخیه رواه مسلم

جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ جل شانہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد فرماتے ہیں جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے

عن ابن عباس ﷺ مرفوعاً من ستر عورة اخیه ستره الله عورته یوم القیمة ومن کشف عورة اخیه المسلم کشف الله عورته حتی یفضحه بها فی بیته

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ جل شانہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیگا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ دری کرتا ہے اللہ جل شانہ اس کی پردہ دری فرماتا ہے حتیٰ کہ گھر بیٹھے اس کو رسوا کردیتا ہے

الغرض بہت سی روایات میں اس قسم کا مضمون وارد ہوا ہے اس لئے مبلغین حضرات کو مسلمان کی پردہ پوشی کا اہتمام بھی نہایت ضروری ہے اور اس سے زیادہ بڑھ کر اس کی آبرو کی حفاظت ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ایسے وقت میں مسلمان کی مدد نہ کرے کہ اس کی آبروریزی ہو رہی ہو تو اللہ جل شانہ اس کی مدد سے ایسے وقت میں اعراض فرماتے ہیں جب کہ وہ مدد کا محتاج ہو ایک دوسری حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ بدترین سود مسلمان کی آبروریزی ہے۔

اس طرح سے بہت سی روایات میں مسلمان کی آبروریزی پر سخت سے سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں اس لئے بہت ضروری ہے کہ مبلغین حضرات اس کا پرزور اہتمام رکھیں کہ نہی عن المنکر نے اپنی طرف سے پردہ دری نہ ہو جو منکر مخفی طور سے معلوم ہو اس پر مخفی انکار ہو اور جو علانیہ کیا جائے اس پر علانیہ انکار ہونا چاہئے نیز انکار میں بھی اس کی آبرو کی حتی الوسع فکر رہنی چاہئے مبادا ملی ہذا گناہ لازم کا مصداق ہو جاوے حاصل یہ ہے کہ منکر پر انکار ضرور کیا جائے کہ سابقہ وعیدیں بھی بہت سخت ہیں مگر اس میں اس کی آبرو کا بھی حتی الوسع سخت اہتمام کیا جائے جس کی صورت یہ ہے کہ جس معصیت کا وقوع علانیہ طور پر ہو رہا ہو اس پر بے تکلف علانیہ انکار کیا جائے لیکن جس منکر کا کرنے والے کی طرف سے افشا نہ ہو اس پر انکار کرنے میں اپنی طرف سے کوئی ایسی صورت اختیار نہ فرمائی جائے جس سے اس کا افشا ہو

نیز یہ بھی آداب تبلیغ میں سے ہے کہ نرمی اختیار کی جائے۔ مامون الرشید خلیفہ کو کسی شخص نے سخت کلامی سے نصیحت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ نرمی سے کہو۔ اس لئے کہ اللہ جل شانہ نے تم سے بہتر یعنی حضرت موسیٰ، حضرت ہارون علیہما الصلوۃ والسلام کو میرے سے زیادہ برے یعنی فرعون کی طرف بھیجا تھا۔ تو فرمایا قُولَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا۔ یعنی تم اس سے نرم گفتگو کرنا کہ شاید وہ نصیحت قبول کرے۔

نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک جوان حاضر ہوا اور درخواست کی کہ مجھے زنا کی اجازت دے دیجئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اس کی تاب نہ لا سکے اور ناراض ہونا شروع فرما دیا۔ حضورؐ نے اس سائل سے فرمایا قریب ہو جاؤ۔ اور پھر فرمایا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ کوئی تیری ماں کے ساتھ زنا کرے۔ کہا میں آپ پر قربان ہوں یہ میں ہرگز نہیں چاہتا۔ فرمایا اسی طرح اور لوگ بھی نہیں چاہتے کہ ان کی ماؤں کے ساتھ زنا کیا جائے۔ پھر فرمایا کیا پسند کرتا ہے کہ کوئی تیری بیٹی سے زنا کرے۔ عرض کیا کہ میں آپ پر قربان ہوں نہیں چاہتا۔ فرمایا اسی طرح اور لوگ بھی نہیں چاہتے کہ ان کی بیٹیوں کے ساتھ زنا کیا جائے۔ غرض اسی طرح بہن خالہ پھوپھی کو پوچھ کر حضورؐ نے دست مبارک اس شخص کے سینہ پر رکھ کر دعا فرمائی کہ یا اللہ اس کے دل کو پاک کر اور

گناہ کو معاف فرما اور شرمگاہ کو معصیت سے محفوظ فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے زنا کے برابر کوئی چیز اس شخص کے نزدیک مبغوض نہ تھی۔ بالجملہ دعا سے دوا سے نصیحت سے نرمی سے یہ تصور کر کے سمجھائے کہ میں اس جگہ ہوتا تو میں اپنے لئے کیا صورت پسند کرتا کہ لوگ مجھ کو اس صورت سے نصیحت کریں۔ (فضائل تبلیغ ص ۲۷)

گناہ پر شرمندگی

صاحب روح المعانی فرماتے ہیں " الندامة هي تالم القلب " قلب میں الم اور دکھ پیدا ہو جائے کہ آہ میں نے کیوں ایسی نالائقی کی۔ اور جسکو اپنی نالائقی اور کمینہ پن کا احساس نہ ہو وہ ڈبل کمینہ ہے۔ ندامت نام ہے کہ دل دکھ جائے، دل میں غم آجائے، اور توبہ کر کے رونے بھی لگو تا کہ نفس میں جو حرام مزہ آیا ہے وہ نکل جائے جیسے چور چوری کا مال تھانے میں جمع کر دے اور آئندہ کیلئے ضمانت دے کہ اب کبھی ایسی حرکت نہیں کرونگا تو سرکار اسکو معاف کر دیتی ہے۔ اشکبار آنکھوں سے استغفار کرنا گویا سرکار میں اپنا حرام مال جمع کرنا ہے، جو حرام لذت آئی تھی اسکو گویا واپس کر دیا کہ، اللہ معاف فرما دیجئے،

ملفوظ حضرت مولانا شاہ حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم

افادات سنت

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

چند سنتیں

گھر سے نکلنے کی دُعا ۱) گھر سے یا کہیں بھی جانے کے لئے باہر نکل کر یہ دعا پڑھنا: بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة الا بالله ۔ترجمہ: میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ گناہوں سے بچنے کی اور نیکیاں کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ۲) اطمینان سے جانا، دوڑ کر نہ جانا۔ (یہ صرف مسجد کے لئے ہے)

گھر میں داخل ہونے کی دعا ۱) اور مسجد سے یا جہاں کہیں سے بھی داخل ہو کر یہ دعا پڑھنا اور اور پھر گھر والوں کو سلام کرنا۔ اللهم انی اسئلك خير المولج وخير المخرج بسم الله ولجنا وبسم الله خرجنا وعلى الله ربنا توكلنا ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے نام نکلے اور ہم نے اپنے اللہ پر بھرسہ کیا۔

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں ۱) داہنا پیر مسجد میں داخل کرنا۔ ۲) بسم اللہ پڑھنا۔ ۳) درود شریف پڑھنا مثلاً الصلوة والسلام على رسول الله ۔ ۴) دعا پڑھنا مثلاً اللهم افتح لى ابواب رحمتك ۔ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ ۵) اعتکاف کی نیت کرنا۔

مسجد سے باہر آنے کی سنتیں ۱) بایاں پیر مسجد سے باہر نکالنا۔ ۲) بسم اللہ پڑھنا۔ ۳) درود شریف پڑھنا مثلاً الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ ۴) دعا پڑھنا مثلاً اللھم انی اسئلك من فضلك ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

مسواک کی سنتیں ۱) ہر وضو کرتے وقت مسواک کرنا سنت ہے۔ ۲) مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ جو حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ داہنے ہاتھ کی چھنگلیا مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے اوپری سرے کے نیچے رکھے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رکھے۔

پانی پینے کی سنتیں ۱) دائیں ہاتھ سے پینا، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔ ۲) پانی پینے سے پہلے کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا۔ کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔ ۳) بسم اللہ کہہ کر پینا اور پی کر الحمد للہ کہنا۔ ۴) تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو مُنہ سے الگ کرنا۔ ۵) برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔ ۶) مَشک سے مُنہ لگا کر پانی نہ پئیں یا کوئی بھی ایسا برتن ہو جس سے دفعتاً پانی زیادہ آ جانے کا احتمال ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ اس میں کوئی سانپ یا بچھو آ جائے۔ ۷) صرف پانی پینے کے بعد یہ دُعا پڑھنا بھی سنت ہے۔
الحمد للہ الذی سقانا عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا۔
ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنی رحمت سے ہمیں میٹھا خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب اس کو کھارا کڑوا نہیں بنایا۔ ۸) پانی پی کر اگر دوسروں کو دینا ہے تو پہلے داہنے والے کو دیں اور پھر اسی ترتیب سے دَور ختم ہو۔ ۹) دُودھ پینے کے بعد یہ دعا پڑھیں:۔ اللھم بارك لنا فیہ وزدنا منہ ۔ ترجمہ: اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما۔ ۱۰) پلانے والے کو آخر میں پینا۔

ملفوظات

حضرت محی السنۃ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب قدس اللہ سرہٗ

ارشاد فرمایا کہ بے پردگی بڑھتی جارہی ہے اس منکر کی اصلاح کی بڑی فکر کی ضرورت ہے۔ کیوں صاحب جب آپ لوگ ایک پاؤ گوشت خریدتے ہیں تو اس کو چھپا کر کیوں لے جاتے ہیں تاکہ چیل نہ اڑالے جائے اور سو روپے کے نوٹ کو اندر کی جیب میں سینے کے ساتھ کیوں رکھتے ہیں تاکہ کترا نہ اڑا لیجائے اور روٹی کو ڈھک کر کیوں رکھتے ہیں تاکہ چوہا نہ لیجائے۔

آپ لوگ خود فیصلہ کیجئے جو عقلائے زمانہ بنے ہوئے ہیں کہ کیا عورت کی قیمت آپ کے نزدیک ایک پاؤ گوشت، ایک سو کی نوٹ اور ایک روٹی سے بھی کمتر ہے کہ ان سب کو پردہ میں رکھیں اور عورت کو بے پردہ کردیں۔

ارشاد فرمایا کہ پردہ شرعی آج کل صلحا کے گھرانے میں بھی نہیں ہے (الا ماشاء اللہ بعض خاص خاص گھرانے) مثلاً چچی اور ممانی اور تایا امی سے پردہ کرنا چاہئے اسی طرح پھوپھی زاد، خالہ زاد، چچازاد بہنوں سے پردہ واجب ہے اور اسی طرح بوڑھی عورت جس کے چہرہ دیکھنے میں گنجائش ہے مگر اسکے بالوں کا دیکھنا اس وقت بھی حرام ہے۔ چھوٹا ملازم بچہ جوان ہوگیا اب پردہ واجب ہوگیا۔ گھروں میں کہتی ہیں یہ تو میرے سامنے کل کا بچہ تھا اس سے کیا پردہ یہ تو بچپن سے ہمیں دیکھتا تھا یہ کیا نادانی ہے۔ علمائے کرام سے احکام معلوم کریں۔

ارشاد فرمایا کہ حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم کو اہل محبت کی جتنی قدر ہوتی ہے اتنی اہل عقیدت کی نہیں ہوتی کیونکہ اہل محبت ہماری کوتاہیاں دیکھ کر ہماری اصلاح کی دعا کریں گے اور اہل عقیدت بھاگ نکلیں گے۔

ارشاد فرمایا کہ جن سنتوں پر خاندان یا معاشرہ مزاحمت نہیں کرتا ان پر عمل فوراً شروع کردیں جیسے کھانے پینے کی سنتیں، سونے جاگنے کی سنتیں وغیرہ تو اس سے نور پیدا ہوگا اور نور سے روح میں قوت پیدا ہوگی اور پھر ان سنتوں پر عمل کی توفیق ہونے لگے گی جو نفس پر مشکل ہیں اور معاشرہ اور ماحول اس میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔

ارشاد فرمایا کہ میں کہا کرتا ہوں کہ سنت کا راستہ اسہل۔ اجمل اور اکمل ہے مثلاً ہاتھ دھوکر کھانا یہ اجمل ہے، سامنے سے کھاؤ یہ اسہل ہے بسم اللّٰہ علی برکۃ اللّٰہ کہہ کر کھاؤ یہ اکمل ہے کیونکہ اس سے تعلق مع اللہ پیدا ہوا۔ یہ مضمون ایسی جگہ بیان ہوا جہاں کے لوگ ہمارے اکابر سے حسن ظن نہ رکھتے تھے اس عنوان سے ان پر بہت اچھا اثر ہوا۔ الحمدللہ

ارشاد فرمایا کہ جس طرح امر بالمعروف کے اہتمام سے جگہ جگہ کام ہو رہا ہے نہی عن المنکر کا بھی تو اہتمام سے کام ہونا چاہئے دونوں ہی فرض کفایہ ہیں آج کل برائیوں پر روک ٹوک نہ ہونے سے برائیاں تیزی سے پھیلتی جارہی ہیں جماعتی حیثیت سے اس کا کام بھی ہونا چاہئے۔ (مجالس ابرار)

نہ ٹوٹے کعبۂ دل!

حضور پاک ﷺ نے کعبہ کو خطاب کرکے فرمایا کہ اے کعبہ! تیری جو حرمت اور عظمت اور قدرو منزلت اللہ پاک کے یہاں ہے اس کو تو خود جانتا ہے، لیکن ایک مسلمان کی عزت، اس کی آبرو، اور جان، اللہ پاک کے نزدیک تجھ سے بھی بڑھکر ہے۔

کعبہ جو ٹوٹ جائے تو سو بار پھر بنے
ٹوٹا جو قصر دل تو بنایا نہ جائے گا

مفاسد گناہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

اب سمجھنا چاہئے کہ مفاسد اس میں کیا ہیں مفاسد اس میں کئی طرح سے ہیں اول تو یہ ہے کہ جس وقت یہ گناہ کر رہا ہے اس کو یہ کیا خبر کہ میری عمر اتنی ممتد ہوگی کہ میں بعد اس گناہ کے زندہ رہوں گا اور جو مصالحت توبہ وخلو نفس کی میں نے سوچی ہے وہ مرتب ہی ہو جائے گی بعض مرتبہ آدمی دفعۃً مرجاتا ہے کانپور میں ایک شخص اپنے گھر آئے اور کھانا مانگا چنانچہ ان کی ماما کھانا لائی دیکھا تو مرے پڑے ہیں ایسے واقعات ہزاروں ہیں کہ آدمی فوراً مرجاتا ہے کوئی سبب ظاہری بھی موت کا نہیں ہوتا۔ جناب رسول اللہ ﷺ استنجے سے فارغ ہو کر فوراً تیمم فرمالیتے تھے کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ پانی موجود ہے فرمایا کہ کیا خبر ہے کہ پانی ملنے تک زندہ رہوں گا یا نہیں حالانکہ انبیاء علیہم السلام کی موت دفعۃً نہیں آتی بلکہ ان سے اول پوچھا جاتا ہے کہ ہمارے پاس آنا چاہتے ہو یا دنیا میں رہنا پسند کرتے ہو۔ چنانچہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جب یہ اطلاع آئی تو فرمایا کہ جناب باری تعالیٰ سے عرض کرو کہ کوئی دوست اپنے دوست کو مارا بھی کرتا ہے۔ وہاں سے حکم ہوا کہ کوئی دوست اپنے دوست سے ملنے سے عذر بھی کیا کرتا ہے اسی طرح حضور ﷺ سے بھی پوچھا گیا حضور ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے جب مشورہ کیا انہوں نے فرمایا کہ تشریف لے چلئے حق تعالیٰ مشتاق ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنا اشتیاق ظاہر کیا اور تشریف لے گئے تو باوجودیکہ آپ کی وفات اس اطلاع کے بعد ہوئی تب بھی خدائے تعالیٰ کی عظمت کے غلبہ کا یہ اثر تھا کہ موت کو ہر وقت حاضر سمجھتے تھے اور ہمارے پاس تو کوئی نوشتہ بھی نہیں کہ ہم دس برس یا دس ماہ یا ہفتہ یا دو ہفتہ بلکہ پانچ منٹ تک بھی زندہ رہیں گے۔ پھر یہ دھوکہ کس بنا پر کہ گناہ کر کے توبہ کرلوں گا۔ اور بعض اوقات تو وہ گناہ بھی نصیب نہیں ہوتا خواہ مخواہ نیت بگاڑ کر ہی گناہ گار ہوتے ہیں۔ ایک عورت کے یہاں ایک شادی تھی اس احمق نے باوجود سب کی فہمائش کے رسوم شادی پوری کرنے کیلئے اپنی جائیداد فروخت کر دی اور روپیہ نقد لا کر گھر میں رکھا رات کو تمام روپیہ چور لے گیا گناہ بھی ہوا اور مقصود بھی حاصل نہ ہوا۔ اس لئے کہ جب آدمی پکا ارادہ گناہ کا کر لیتا ہے تو وہ گناہ تو لکھا ہی جاتا ہے باقی نرا دھوکہ ہے۔ (مفاسد گناہ ۱۹ از تبلیغ المفسدہ جی اصلیہ)

حضرت مولانا محمد اسعد صاحب مدظلہم
(خلیفہ حضرت اقدس محی السنہ شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی قدس اللہ سرہ)

ایک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

پچھلے دو تین سالوں سے وقتاً فوقتاً جس حادثہ کا خدشہ تھا وہ ہو کر رہا۔ وہ عظیم روحانی شخصیت، وہ نفس زکیہ، وہ چراغ سحر جس پر ضعف واضمحلال، امراض متعدد اور پیرانہ سالی دیکھکر ہم میں سے ہر ایک بارگاہ ایزدی میں حضور قلب اور تضرع کے ساتھ اسکی سلامتی، صحت اور برکتِ عمر کے لئے دعا گو رہتا تھا اس عالم فانی سے بقا کی طرف کوچ کر گیا۔ انا لله وانا اليه راجعون. اللهم اكرم نزله ووسع مدخله وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله واغسله بماء الثلج والبرد واغفرله وارحمه وارضه وارض عنه يا ارحم الراحمين.

کسی عزیز یا بزرگ کی وفات پر جو صدمہ اور رنج ہوتا ہے، دل ودماغ پر اسکے جو اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ ایک طبعی بات ہے لیکن جو شخصیات اپنے بلند کردار، ٹھوس خدمات جلیلہ اور زریں کارناموں کے سبب ملت میں اپنا ایک مقام بنالیتی ہیں انکا اس جہانِ فانی سے اٹھ جانا عالَم کا نقصان تصور کیا جاتا ہے کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم موت العالِم موت العالَم۔

حضرت مجدد الملت محی السنۃ شیخ المشائخ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنکے اسم گرامی کے ساتھ ہمیشہ ''مدظلہم'' یا ''دامت برکاتہم'' لکھتے یا پڑھتے آئے تھے آج رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہوئے قلم لرزیدہ، آنکھ نمدیدہ، قلب رنجیدہ اور جگر پاشیدہ ہے۔ رہ رہ کر یہی سوچ وغم دوچند کر رہا ہے کہ ایسے خدا ترس یگانۂ روزگار داعی، احیاء سنت کے علم بردار، تجوید وقراءت کے عالمگیر مقری، سیکڑوں مکاتب ومدارس دینیہ کے نگران، لاکھوں طالبانِ سلوک کے شیخ ومرشد اور حضرت

تھانویؒ کے آخری چشم چراغ سے جوامت مسلمہ محروم ہوگئی ہے اب اسکا کیا ہوگا؟ اب ملت کو کیونکر ان کانعم البدل نصیب ہوسکتا ہے؟

وماكان قيس هلكه هلك واحد
ولكنه بنيان قوم تهدم

ہمارا عقیدہ ونظریہ ہے کہ اس عالم میں ہر شئی کو آخر کار فنا مقدر ہے کل شئ هالك الا وجهه ۔لیکن حضرت محی السنۃ مولانا ہردوئی رحمہ اللہ ان مقدس شخصیات میں سے تھے جنکی رحلت ہزاروں دلوں کو سوگوار اور ہزاروں آنکھوں کو اشکبار کر جاتی ہیں یہ وہ مقرب بندے ہیں جو نہ صرف خود محبت الٰہی سے سرشار ہوتے ہیں بلکہ انکے طفیل ہزاروں قلوب اس نور محبت سے منور ہوتے ہیں انکی زندگی کا ہر ہر لمحہ رضائے الٰہی کا پابند ہوکر آخرت کی تیاری میں گذرتا ہے اور مخلوقِ خدا کی رشد ہدایت ،تبلیغ وتعلیم ، اصلاح منکرات اور تزکیۂ نفوس میں صرف ہوتا ہے۔ دنیوی جاہ ومرتبہ اور سامان ومتاع انکی نگاہ میں بے وقعت ہوتے ہیں اور وہ دنیا میں رہ کر بھی دنیا سے بے گانہ اور واصل بحق ہوتے ہیں۔

حضرت محی السنۃ علیہ الرحمۃ بلاشک وشبہ اس آخری دور میں ان گنی چنی ہستیوں میں سے تھے جنکے تصور سے اس پر آشوب دور میں ڈھارس بندھتی تھی اور جنکی توجہات خاصہ اور دعواتِ مستجابہ کا سایہ پوری امت کے لئے رحمت کا باعث ہوتا ہے۔ حضرت والاؒ حضرت حکیم الامۃ رحمۃ اللہ علیہ کے اس جہاں میں آخری خلیفہ تھے جنکا مزاج مذاق حضرت حکیم الامۃ کی تعلیمات کا جیتا جاگتا نمونہ تھا۔ بقول حضرت بابا نجم الحسن قدس سرہ مجاز صحبتِ حضرت تھانویؒ: مولانا (ہردوئی) یادگار حکیم الامۃ ہیں۔

حضرت تھانویؒ کی قائم کردہ اصلاحی تنظیم ''مجلس دعوۃ الحق'' کو حضرت ہردوئیؒ نے ایسا پروان چڑھایا کہ اگر کہا جائے ''تبلیغی جماعت کے بعد دنیا میں مسلمانوں کی دعوتی اصلاحی سب سے بڑی تنظیم ہے'' تو مبالغہ نہ ہوگا۔

مجلس دعوۃ الحق حضرت والاکی سرپرستی میں اصلاح منکرات، احیاء سنت اور تصحیح تلاوت قرآن کریم کی خدمات اسطرح انجام دے رہی تھی جس سے نہ صرف برصغیر ہندو پاک اور بنگلہ دیش بلکہ افریقہ، یورپ اور امریکہ کے دور دراز علاقوں کے مسلمان بھی مستفید ہو رہے تھے آج یہ بین الاقوامی مجلس اپنے مقدس سرپرست کے وجود سے جدا ہوگئی اور دریائے فیض سے محروم ہوگئی

فصل گل رفت وگلستان شد خراب
بوئے گل را از کہ جوئم؟ از گلاب

اس پرآشوب دور اور انحطاط پذیر زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محی السنۃ علیہ الرحمۃ کو اپنے اسلاف خصوصاً مرشد حکیم الامۃ تھانویؒ کی تعلیمات وافادات کی تشریح اور اسکی نشر اشاعت کے لئے گویا منتخب فرمالیا تھا چنانچہ آپ جہاں تشریف لے جاتے اور جہاں بھی موقع ملتا دعوت وتبلیغ کا یہ سلسلہ شروع ہو جاتا تھا ع میں جہاں بیٹھ لوں، وہاں میخانہ بنے

اس بے تاب جذبہ کا لازمی اثر یہ تھا کہ سننے والا اگر چند لمحے بھی آپ کی صحبت سے فیض یاب ہو سکا ہے تو وہ اپنی زندگی کے لئے کچھ نہ کچھ لیکر اٹھتا تھا۔

سنت سے والہانہ عشق اس درجہ تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے انکی زبان مبارک پر ایک ہی ذکر تھا اور وہ تھا اتباع سنت کی دعوت وتبلیغ، پھر اسکو عملی صورت میں مجسم کر کے دکھاتے تھے۔ چھوٹی چھوٹی سنت خواہ وہ عبادات سے متعلق ہو یا کسی اور شعبہ سے اپنے متعلقین اور متوسلین کے درمیان اسکو بڑے اہتمام سے پیش فرماتے پھر اسکی عملی تعلیم دیا کرتے تھے بلکہ از خود انہیں ایک دو سورتیں پڑھواتے پھر کسی قاری کے پاس تصحیح مخارج کے لئے بھیجدیتے۔

چنانچہ ہردوئی اور جہاں جہاں حضرت کا عارضی قیام ہوا کرتا تھا وہاں عینی مشاہدین ضرور اس بات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے ہونگے کہ اپنے وقت کے مفتی اور شیخ الحدیث بھی کسی کم عمر قاری کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کر کے نورانی قاعدہ پڑھ رہے ہیں اور اسمیں وہ لطف وتلذذ پاتے ہیں جو فتویٰ لکھنے اور بخاری شریف پڑھانے میں نہیں پاتے۔

امر بالمعروف نہی عن المنکر میں حضرت والا نے اپنی ساری عمر لگا دی کبھی حضرت سے ان امور میں تساہل یا مداہنت نہیں پائی گئی۔ کسی معصیت کو دیکھتے تو طبیعت میں انقباض ہو جاتا تھا اور اس پر نکیر فرماتے خصوصاً اپنے متعلقین علماء یا حفاظ کے متعلق کچھ سنتے یا دیکھتے تو طبیعت زیادہ مکدر ہو جایا کرتی تھی اور بڑے دل سوز انداز میں انہیں سرزنش فرمایا کرتے تھے۔ جب بھی علماء کی کوئی جماعت آتی تو انتہائی لجاجت کے ساتھ حضرت والا انہیں فرماتے: امت پر خراب دور سے گذر رہی ہے مقتدا اور ہادی ہونے کی حیثیت سے تم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ دعوت وتبلیغ کا سلسلہ کبھی ترک نہ کریں، منکرات کی روک تھام پیہم و مسلسل کرتے رہیں اور امت کو ہمیشہ منکرات ومعاصی سے تباہی و بربادی کا احساس دلاتے رہیں پھر بڑے پُر درد آواز میں یہ آیت تلاوت فرماتے وذکر فان الذکری تنفع المؤ منین

غرض حضرت والا ہردوئی رحمہ اللہ اتنی خوبیوں کا مرقع تھے کہ الفاظ کی تہی دامنی، تعبیرات کی فروتنی آپ کے محاسن ومناقب کا احاطہ تو کجا، اجمالی اشارے سے بھی عاجز ہے۔ اب ہمیشہ نظریں انکی نظیر ڈھونڈیں گی اور بصارت ان جیسا صاحب بصیرت کی متلاشی رہے گی لیکن پورا یقین ہے کہ وہ تھک کر عاجز ہو جائینگی

اب کس کو ڈھونڈتے ہو چراغ وفا لئے
جھونکا تھا اک نسیم کا آیا چلا گیا

اللہ حضرت والا کو جنت الفردوس میں درجات عالیہ اور اپنے مقامات قرب میں پیہم ترقی عطا فرمائیں اور ہم سب کو آپکی ہدایات اور تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنیکی توفیق عطا فرمائیں۔

اللھم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

سیرتِ خاصان حق

● آخری عمر میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی بینائی جاتی رہی تھی احباب نے بہت کوشش کی کہ آنکھ بنوالی جائے، لیکن حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا کہ:۔ ''بھئی میں نہیں بنواتا، سنتا ہوں کہ آنکھ بننے پر طبیب چند روز حرکت کرنے کی ممانعت کر دیتا ہے اور مجھ سے بڑھاپے میں نماز نہیں چھوڑی جاتی۔''

لیکن جب سبحان علی خان سول سرجن مرحوم نے جو اس فن میں مشہور ڈاکٹر اور ماہر اور سند یافتہ طبیب تھے خود حاضر ہو کر پختہ یقین دلایا کہ ''حضرت! کوئی نماز قضا نہ ہوگی چند گھنٹے حرکت سے پرہیز ہوگا جو فجر اور ظہر کے درمیان ممکن ہے۔'' یہ سن کر فرمایا کہ:۔

''مجھ سے یہ تکلیف برداشت نہیں ہو سکتی اور آنکھوں کے بغیر میرا کوئی کام اٹکا ہوا نہیں ہے۔'' مولوی عبید اللہ صاحبؒ نے از حد اصرار کیا تو آخر میں اصل بات فرمادی کہ:۔ ''حدیث قدسی میں آیا ہے کہ خدائے تعالیٰ جس کی آنکھ لے لے اور وہ اس پر صبر کرے تو اس کا بدلہ جنت ہے۔ سو شاید یہی ایک ذریعہ حصول جنت کا ہو۔ مجھے تو اندھا رہنا ہی پسند ہے۔'' ایک اور مرتبہ خاص لوگوں سے یوں فرمایا کہ:۔ ''میاں پہلے تو آنکھیں بند کرنی پڑتی تھیں۔ الحمد للہ اب خود بند ہوگئیں پھر ان کے کھلوانے کی تمنا کیسی؟''

● حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کو بچپن ہی سے کھیل کود سے سخت نفرت تھی، بڑے ہوئے تو تعلیم میں مشغول ہوگئے۔ تعلیم کا چسکا اس قدر بڑھا کہ تمام دن دار العلوم دیوبند میں رہتے، تعلیم کے وقت درس حاصل کرتے اور چھٹی کے بعد اساتذہ کی خدمت کرتے اور ان سے درس اخلاقیات لیتے، شام کو گھر آتے تو رات بھر عبادت کا شغل جاری رکھتے، جب کثرت شب بیداری حد سے تجاوز کر گئی تو والدہ محترمہ نے محسوس کیا کہ عبادت گذار بیٹے کی صحت روز بروز گرتی جارہی ہے منع کیا کہ:۔

''بیٹا! اس قدر شب بیداری تمہاری تندرستی خراب کر دے گی اس میں کمی کرو'' لیکن حالت
یہ تھی کہ والدہ نے رات کو کثرت عبادت میں کمی کرنے پر زیادہ اصرار کیا تو آپ نے کہا۔''
اماں! اگر آپ مجھ کو حقیقی آرام دینا چاہتی ہیں تو شب بیداری سے منع نہ فرمائیں اس ریاضت
و عبادت سے جب اس فانی زندگی میں آرام ملتا ہے تو میں یقین کرتا ہوں کہ آئندہ زندگی میں
بھی حقیقی آرام میسر آجائے گا۔''

والدہ اس جواب سے خاموش ہوگئیں۔ مامتا کی ماری ماں بیٹے کی تندرستی بگڑ جانے کے
اندیشہ سے بے چین تھی ایک مرتبہ شفیق استاد حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ کی خدمت
میں حاضر ہوئیں اور تمام صورت حال سے مطلع کر کے کہنے لگیں ''حضرت! وہ کہنا نہیں مانتا،
آپ اس کو منع فرمائیں''

حضرت شیخ الہندؒ نے زاہد مرتاض شاگرد سے فرمایا کہ:۔ ''شبیر! تم اپنی شب بیداری کی
وجہ سے اپنی والدہ کو شکایت کا موقعہ دیا ہے'' حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ ان کلمات کو سن کر بے
اختیار رو پڑے۔ (حکایات اسلاف دیوبند)

اول و آخر فنا ، ظاہر و باطن فنا
نقش کہن ہو کہ نو منزل آخر فنا

ہے مگر اس نقش میں رنگِ ثبات و دوام
جس کو کیا ہو کسی مردِ خدا نے تمام

وضو کے ضروری ومختصر مسائل

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

مسئلہ:۔ جب چار عضو جن کا دھونا فرض ہے ڈھل جائینگے تو وضو ہو جائیگا چاہے وضو کا قصد ہو یا نہ ہو جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پر پانی بہالیوے اور وضو نہ کرے یا حوض میں گر پڑے یا پانی برستے میں باہر کھڑا ہو جائے اور وضو کے یہ اعضا ڈھل جاویں تو وضو ہو جائے گا لیکن ثواب وضو کا نہ ملے گا۔

مسئلہ:۔ اگر کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اسکے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا جب یاد آوے اور آٹا دیکھے تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹا دے اور پھر سے پڑھے۔

مسئلہ:۔ کسی کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے اور اس میں موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی اور بے اسکے نکالے اُوپر ہی اُوپر پانی بہا دیا تو وضو درست ہے۔

مسئلہ:۔ اگر ہاتھ پاؤں میں کوئی پھوڑا ہے یا کوئی اور ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو پانی نہ ڈالے صرف بھیگا ہاتھ پھیر لے اس کو مسح کہتے ہیں اگر یہ بھی نقصان کرے تو ہاتھ نہ پھیرے اتنی جگہ چھوڑ دے۔

مسئلہ:۔ اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو یا پٹی کھولنے یا باندھنے میں بڑی دقت اور تکلیف ہو تو پٹی کے اُوپر مسح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہئے۔

مسئلہ:۔ اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو اگر پٹی کھول کر زخم چھوڑ کر اور سب جگہ دھو سکے تو دھونا چاہئے اور اگر پٹی نہ کھول سکے تو ساری پٹی پر مسح کر لیوے جہاں زخم ہے وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں ہے وہاں بھی۔ (بہشتی ثمر حصہ اول)

اغراض ومقاصد

مقامی مجلس دعوۃ الحق

الحمد للہ شہر کے علماء ہی سے باہم مشوروں کے ساتھ شہر کے اندر مجلس یہ خدمات انجام دے رہی ہے

۱) شہر کی مساجد میں ائمہ مساجد کے ذریعہ نماز کے بعد ایک منٹ کا مدرسہ سنانا۔

۲) شہر کے اطراف ونواح کے علاقوں میں ہر پیر بعد نماز عصر مجلس کے علماء وارکین گشت کے ذریعہ گھر گھر پہنچ کر ایک گناہ کا نقصان اور ایک طاعت کا فائدہ بتانا پھر بعد نماز مغرب مسجد میں مردوں کو جوڑ کر علمائے کرام کے بیانات کا نظم اور نماز کی عملی مشق کا اہتمام کرنا۔

۳) ہر قمری مہینہ کے آخری اتوار کو شہر کی دو تین مساجد میں اکثر بیرونی اکابر علماء اور کبھی حسب ضرورت مقامی علمائے کرام کے اصلاحی مواعظ کا نظم کرنا۔

۴) قرآن کریم اور دینی کتابوں کے بوسیدہ پرزوں کو اہتمام واحترام کے ساتھ کہیں دفن کرنیکی غرض سے جا بجا پلاسٹک تھیلیوں کا انتظام کرنا۔

۵) جن مساجد میں قرآن بغیر جزدان کے رکھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں جزدانوں کا انتظام کرنا۔

۶) ہفتہ میں دو دن موذن حضرات کو جوڑ کر اذان واقامت کی اصلاح اور عملی مشق کرانا۔

۷) مجلس دعوۃ الحق کے دستور کے مطابق لڑکوں اور لڑکیوں کی صحیح قرآنی تعلیم کے لئے مدارس کا قیام اور نظم کرنا۔

۸) اسی مقصد کے تحت تعلیم بالغان کا جزوقتی نظم بھی جاری ہے۔

۹) حضرات اکابرین کے مواعظ وملفوظات کے منتخب کتابچے ہر ماہ شائع کر کے گھر گھر تقسیم کرنا۔

۱۰) قمری حساب سے محرم میں اسلامی کیلنڈر شائع کرنا۔

۱۱) ان تمام امور کی باقاعدہ ترتیب وتکمیل کیلئے مستقل دفتر موجود ہے جہاں دو علماء اس غرض سے متعین ہیں کہ ہر ماہ والی [illegible] منتظمین اور مجلس کے ماہانہ اجلاس میں طے شدہ امور کو عملی جامہ پہنائیں۔

گناہ کے نقصانات

دوسرا نقصان۔ گناہ کرنے سے دل پر ایک دھبہ لگ جاتا ہے جو توبہ کرنے سے مٹ جاتا ہے۔ ورنہ بڑھتا ہی رہتا ہے۔ (باقی آئندہ)

چند گناہ کبیرہ جن پر وعید آئی ہیں۔ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

(۸) چغلی کھانا

(۹) تہمت لگانا

(۱۰) دھوکہ دینا

(۱۱) عار دلانا

(۱۲) کسی کے نقصان پر خوش ہونا

(۱۳) تکبر کرنا

(۱۴) فخر کرنا (باقی آئندہ)

ایک منٹ کا مدرسہ

سبق نمبر (۲)

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہِ الکریم

(۱) [illegible] کار نماز سبحانک اللّٰھمّ ''اے اللہ ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں۔''

(۲) نماز کی سنتیں (۲) ''پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا'' اور دونوں پیروں کے [illegible] چار انگل کا فاصلہ رکھنا یہ مستحب ہے۔

(۳) [illegible] بڑے گناہ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی اوپر سے نیچے ا[illegible] یعنی جنت سے جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے (مگر اللہ تعالیٰ جس پر فضل فرمائیں)

(۲) [illegible] دینا۔

(۴) گناہ کے نقصانات جو دنیا میں پیش آتے ہیں (۲) رزق میں کمی ہو جاتی ہے یعنی برکت [illegible] ہے۔

(۵) [illegible] کے فائدے جو دنیا میں پیش آتے ہیں (۲) طرح طرح کی برکتیں زمین و آسمان [illegible] حاصل ہوتی ہیں۔

DAWAT-UL-HAQ
Pernambut-635810 Tamilnadu
Phone: 0417-231292

